یعنی: دعا تو قبول ہوئی، ان ظالموں کا حشر ایسا ہی ہوگا، لیکن اس کامیابی کے بعد تم اور تمہاری جماعت انہی راہوں پر نہ چل پڑے جس راہ پر چل کر ان نا ہنجاروں کا یہ انجام ہوا۔ اس حکم سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ جو لوگ بے دینی اور ظلم کے خلاف آواز بلند کر کے تخت الٹ دیتے ہیں، اگر اقتدار پر قابض ہو کر وہ خود انہی راہوں پر چل پڑتے ہیں تو پھر ان کے اس انجام سے بھی وہ بچ نہیں سکیں گے۔ جس کا انھوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

بشر خوش بخت ہے وہ کامراں ہے!

حسیں دنیا ہے، قلبِ ناتواں ہے
الٰہی، کتنا مشکل امتحاں ہے

کسے آواز دوں راہِ فنا میں
کوئی ہمدم نہ کوئی رازداں ہے

خطاؤں پر عطاؤں کی نوازش
مرا اللہ کتنا مہرباں ہے

جو مستغرق ہیں فکرِ آخرت میں
گناہوں کی انہیں فرصت کہاں ہے

گیا بچپن، ہوئی رخصت جوانی
اب اس کے بعد کیا ہوگا؟ عیاں ہے

ہے بالوں سے ہویدا صبحِ پیری
مگر تیری ہوس اب بھی جواں ہے

چڑھا اور ڈھل گیا سورج، مگر تو
ابھی تک کشتۂ خوابِ گراں ہے

خدا کی یاد سے غافل جو گذرا
وہ لمحہ لمحہ تیرا رائگاں ہے

ہے جس کے پاس زادِ راہِ عقبیٰ
بشر خوش بخت ہے وہ کامراں ہے

بہاروں سے نہ ہو مانوس عاجزؔ
بہاروں کے پسِ پردہ خزاں ہے